سوال

(24)ایک شہر میں کئی جگہ جمعہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شہر میں چند جگہوں میں جمعہ کی جماعت جائز ہے یا نہیں؟ قدیم جامع مسجد کے نزدیک دوسری جامع مسجد اور جمعہ کی جماعت قائم کرنی، جس سے جامع مسجد قدیم کی جماعت میں تفرق اور نقصان واقع ہو، جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نحمدہ ونصلی۔ ایک شہر میں بغیر عذر شرعی کے متعدد جگہ نماز جمعہ قائم کرلینے اور محض اپنی کسل اور ہوائے نفس وتغافل سے مسجد جامع میں نماز جمعہ کے واسطے مجتمع نہ ہونا خلاف سنت مطہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلاف عمل وطریقہ خلفائے راشدین وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک وخلفائے راشدین کے عہد رشد میں یہی طریقہ تھا، بلکہ لوگ مامور تھے کہ مدینہ منورہ اور اطرافِ مدینہ منورہ کے سب مکلفین مسجد نبوی میں مجتمع ہوکر ادائے نماز جمعہ کریں۔ جیسا کہ حافظ ابن المنذر نے کتاب الاشراف میں اور حافظ بیہقی نے کتاب المعرفہ میں اور شیخ الاسلام ابن حجر نے تلخیص الجبیر میں لکھا ہے۔ لیکن بایں ہمہ تعدد جمعہ سے ادائے فرض میں نقصان نہیں لازم آئے گا۔ یعنی ان لوگوں کی نماز جمعہ ادا ہوجائے گی، مگر ترکِ سنت مؤکدہ کے گناہ سے بری نہیں ہوں گے۔ اور تفصیل اس امر کی رسالہ جواز تعدد الجمعہ للحافظ ابن حجر میں ہے۔ (الإشراف لابن المنذر ۲ ۱۱۹، معرفة السنن والآثار ۴ ۳۹۱، التلخیص الجبیر ۲ ۵۳)

اور صرف کس وتغافل سے نہیں بلکہ خاص تفریق جماعت کی غرض سے ایک مسجد جامع کے قریب یا بعید دوسری مسجد جامع مقرر کرکے وہاں نماز جمعہ قائم کرنا بالکل ناجائز ومخالف کتاب اللہ تعالیٰ ہے، کیونکہ یہ تفریق جماعت فساد فی الدین ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا (الأعراف: ۵۶)

''زمین میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کردی گئی ہے، فساد مت پھیلاؤ۔''

اور جہاں پر عذر شرعی موجود ہو اور فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو اور اذیت پہنچنے کا خوف ہے، جیسے زمانہ پر آشوب میں جماعت احناف کو جماعت اہل حدیث کے ساتھ مخاصمت ومخالفت ہو رہی ہے تو ایسی حالت میں ایک ہی مسجد جامع میں مجتمع ہوکر نماز جمعہ ادا کرنے میں مجبوری ہے۔ پس عدم حضوری جامع مسجد سے ترک سنت مؤکدہ کا مواخذہ ان جماعتِ اہل حدیث پر نہ ہوگا، بلکہ جماعتِ احناف پر ہوگا جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ زمانہ فتنہ میں مسجد نبوی کی حاضری سے مجبور رہے، اور بخوف اعداء اپنے مکان ہی میں محصور رہے۔ لیکن ان جماعت

اہل حدیث کو باہم ایک ہی مسجد جامع میں مجتمع ہو کر ادائے جمعہ کرنا ضرور ہے، اور متعدد جگہوں میں مختلف جماعتیں قائم کر لینا جائز نہیں ہے۔ اس میں بھی ترک سنت مؤکدہ کا مواخذہ باقی رہے گا۔

بس اسعد الناس اور عامل بالحدیث اور سابق الی الخیرات وہ شخص ہے، جو اس سنت نبویہ کی اشاعت میں کوشش کرے اور بعد اماتت کے اس کو جاری کرے، کیونکہ فی زماننا تعدد جمعہ وعدم حاضری جامع مسجد کی لوگ کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ واللہ أعلم بالصواب۔

کتبہ

أبو الطیب محمد شمس الحق عفی عنہ

لنعم ما قال أخی أبو الطیب، فللہ درہ وعلیہ أجرہ۔ عبد العزیز رحیم آبادی

''بہتر کہا ہے میرے بھائی ابو الطیب نے، اللہ ان کو اجر و ثواب سے نوازے۔''

وللہ در المجیب حیث أصاب فیما أجاب، وأجاد فی التفصیل الذی لا بد فیہ۔ جزاہ اللہ خیرا۔ واللہ أعلم بالصواب۔
نمقہ عبد السلام المبارکفوری عفی عنہ۔
''بہت بہتر جواب دیا ہے، اللہ ان کو اجر عطا فرمائے۔ کیا خوب جواب ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔''
ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 132

محدث فتویٰ